OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com DOI: **10.5281/zenodo.10519384**

احادیث نبوی ﷺ میں امثال مؤمن ایک تحقیقی جائزہ

A research review of proverbs about the believer in hadiths

Hafiz Shahnawaz Ahmed
Research scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences Hamdard University Karachi.
Email: shahnawazmadani87@gmail.com

Dr. Muhammad Atif Aftab
Chairman Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences, Hamdard University Karachi.
Email: atif.aftab@hamdard.edu.pk

Received on: 14-07-2023 Accepted on: 16-08-2023

Abstract

A Hadith refers to a collection of sayings, actions, approvals, and descriptions of the Prophet Muhammad in Islam. These reports serve as an important source of guidance for Muslims in matters of religious practice, morality, and law, alongside the Quran. They provide additional context and details about the teachings of Islam.They are classified based on their authenticity, with Sahih (authentic) being the highest level of credibility. And Proverbs are short, traditional sayings that offer advice, wisdom, or a general truth about life. They often convey a moral lesson or provide practical guidance. They are typically passed down through generations and are a common form of folk wisdom. Proverbs of believers in prophetic Hadiths often encompass various aspects of faith, morality, ethics, and practical guidance for daily life. They serve as a source of inspiration and guidance for Muslims in their spiritual and ethical journey.Some of them are as follows:

"مثل المؤمن كالنخلة" (A believer is like a palm tree),"مثل المؤمن كالأترجة"(A believer is like a tangerine, "مثل المؤمن كالنحلة"(A believer is like a Honey bee),"مثل المؤمن كالفرس"(The believer is like a horse), "مثل المؤمن كالخامة من الزرع"(The example of a believer is like the first green shoot of a plant), "مثل المؤمن كالقطعة من الذهب الأحمر"(The believer is like a piece of red gold), "مثل المؤمن كالسنبلة"(The believer is like a spike), "مثل المؤمن كالجسد الواحد"(The believer is like one body), "مثل المؤمن كالشعرة البيضاء"(A believer is like a white hair), "مثل المؤمن كالعطار"(A believer is like an apothecary). These proverbs emphasize the importance of sincerity, self-control, family values, and the pursuit of knowledge in the life of a believer.Also These proverbs provide valuable ethical and moral guidance for Muslims, promoting virtues such as gratitude, strength of faith, pursuit of knowledge, mindful speech, and the significance of good deeds.

Keywords: Hadith: Hadith refers to a collection of sayings, actions, and approvals of Prophet Muhammad in Islam. **Proverbs:** Proverbs are short, traditional sayings that offer advice, wisdom, or a general truth about life. **Analogy:** An analogy is a figure of speech that establishes a relationship

based on similarities between two concepts or ideas. **Reason Analogy (reason tashbih):** When one object is compared with another object or similarities are found between two objects, the cause of these similarities is called analogy

تعارف:

لفظ مثل کا استعمال مختلف معنی کے لیے ہوتا ہے۔ مثلاً: تشبیہ، موافق، یکساں، حکایت، مانند وغیرہ۔

چنانچہ لسان العرب میں ہے کہ:

"مثل كلمة تسوية يقال هذا مثله و مثله كما يقال شبهه شبهه"[1]

ترجمہ: "مثل کلمہ تسویہ ہے، کہا جاتا ہے کہ ھذ مثلہ یہ اس کی مثل ہے، جیسا کہا جاتا ہے کہ ھذا شبہہ یہ اس کے مشابہ ہے۔"

جب کہ اصطلاحاً مثل سے مراد ایسا مشہور قول حقیقی یا فرضی واقعہ ہوتا ہے جس سے پند و نصیحت یا تربیت مقصود ہو۔

چنانچہ امام عسکری اپنی کتاب جمهرة الامثال میں فرماتے ہیں کہ

اصل المثل التماثل بين الشئين في الكلام لقولهم "كما تدين تدان" هو من قولك هذا مثل الشئ كما نقول شبهه ثم جعلا كل حكمة سائرة مثلا۔[2]

کلام میں مثل کا اصل استعمال دو چیزوں کے درمیان برابری ہے۔ جیسا کہ اھل عرب کا قول ہے "كما تدين تدان "(جیسا کروگے ویسا بھروگے) یہ ایسا ہے جیسے آپ کہیں کہ "هذا مثل الشئ "(یہ چیز اس چیز کے جیسی ہے) جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ " هذا شبهه "(یہ چیز اس کے مشابہ ہے)۔ پھر اس کے بعد یہ مثل ہر مشہور حکمت بھرے کلام کو کیا جانے لگے۔

معلوم ہوا کہ مشہور حکمت بھر قول جس سے نصیحت اور عبرت مقصود ہو مثل کہلاتا ہے۔

امثال کی اہمیت:

یہ بات حقیقت ہے کہ امثال کو بیان کرنے کی ایک بڑی اہمیت یہ بھی ہے کہ ان سے مقصود دعوت الی اللہ اور اسلام کے بنیادی عقائد کو لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا ہوتا ہے۔ اور لوگوں کو نصیحت و تربیت مقصود ہوتی ہے۔ سب سے بڑی دلیل جو امثال کی اہمیت پر ہے وہ رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ:

وتلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا العالمون [3]

ترجمہ: "اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں۔ ان کو صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں۔"

کیونکہ مثال سے مقصود افہام و تفہیم ہوتا ہے اور جیسی چیز ہو اس کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لیے ویسی ہی عظیم مثال بیان کرنا حکمت کے تقاضے کے عین مطابق ہوتا ہے۔

چنانچہ رب تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ:

ولقد ضربنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل لعلھم یتذ کرون ۔ [4]

ترجمہ: میں نے لوگوں کے واسطے ہر طرح کی امثال بیان کی ہیں کہ شاید لوگ نصیحت پائیں۔"

واضح رہے کہ قرآن پاک میں ترغیب وترہیب، تبشیر ونذار، دلائل اور مثالیں سب کچھ بیان ہوا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید ساری انسانیت کے لیے نازل ہوا ہے۔ اور جگہ اور علاقے سے اختلاف کی وجہ سے ہر جگہ اور علاقے کے رہنے والے لوگوں کی طبیعتیں اور مزاج مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی لوگ دلائل وبراہین سے مانتے ہیں تو کوئی ترغیب وترھیب سے، اسی طرح کوئی محبت سے مانتے ہیں تو کوئی مثالوں سے سمجھتے ہیں۔ الغرض قرآن وحدیث میں سب کی ضروریات کا دھیان رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے رب تعالی نے قرآن پاک کے اندر مختلف قسم کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔

چنانچہ شعب الایمان میں امام بیھقی روایت فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فإن القرآن نزل علی خمسة اوجه: حلال وحرام ومحکم ومتشابه وامثال، فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعو المحکم وأمنوا بالمتشابه واعتبروا بالامثال[5]

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک قرآن پانچ صورتوں پر نازل ہوا ہے۔ حلال اور حرام اور محکم اور مشابہ اور امثال۔ پس تم حلال پر عمل کرو اور تم حرام سے بچو اور محکم کی پیروی کرو اور مشابہ سے محفوظ رہو اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔"

نیز امام رامھرمزی اپنی کتاب امثال الحدیث میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

حفظت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الف مثل[6]

ترجمہ: "آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ہزار (1000) امثال زبانی یاد کیں ہیں۔"

فوائد:

۱۔ مثالیں مراد کو سمجھنے میں آسانی پیدا کرتی ہیں۔

۲۔ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے۔

۳۔ ایک چیز خود اتنا اثر نہیں کرتی جتنا مثال دلوں میں اثر کرتی ہے۔

۴۔ مثالیں بہت آسان ہوتی ہیں۔ کثیر معانی اور بار بار اعادے کے باوجود ان کا استعمال زبان پر ہلکا محسوس ہوتا ہے۔

۵۔ دل پر خوب اثر کرتی ہیں۔

امثالِ مؤمن

اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ھدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر نورِ ھدایت کی طرف لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ ورسالت کی امانت کو احسن طریقے سے ادا فرمایا۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی امت کو سیکھانے میں اور صراطِ مستقیم کی طرف ھدایت کرنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثالیں بھی بیان فرماتے تھے اور مختلف دلائل وبراھین بھی دیا کرتے تھے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوامع الکلم، فصل خطاب، بیان کی عمدگی اور عبارت کی حلاوت جیسی شانوں سے نوازا تھا تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی پوری کوشش اور جدو جہد سے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کا حق ادا فرمایا۔

بعض اوقات آپ علیہ الصلوۃ والسلام کلام کی وضاحت کرنے کے لیے اشارے کا استعمال فرماتے اور بعض اوقات معانی کو آسان کرنے اور صورت کی وضاحت کرنے کے لیے مثالیں بیان فرمایا کرتے۔ پس میری یہ آرٹیکل ان مثالوں کے متعلق ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے لیے بیان فرمائی ہیں۔

پہلی مثال:

المؤمن کالنخلة

(مؤمن کھجور کے درخت کی طرح ہے)

صحیح مسلم میں "باب مثل المؤمن مثل النخلة" میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ:

"بینا نحن عند النبی صلی الله علیه وسلم جلوس اذا أتی بجمار نخلة فقال النبی صلی الله علیه وسلم إن من الشجر لما بركته كبركة المسلم فظننت أنه يعنی النخلة فاردت أن أقول: هی النخلة يا رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم التفت فاذا انا عاشر عشرة أنا احدثهم فسكت فقال النبی صلی الله علیه وسلم هی النخلة"[7]

ترجمہ: ''ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے کے کھجور کی درخت کا جمار یعنی گابھ لایا گیا۔ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت جیسی ہوتی ہے۔ میرا خیال گزرا کہ آپ کھجور کے درخت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ بول دوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں مجلس کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ میں دس میں دسواں تھا (یعنی ایک میں اور نو اور) اور میں سب سے چھوٹا تھا تو میں خاموش رہا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔''

اسی طرح ایک اور جگہ بخاری باب العلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ :

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وإنها مثل المسلم فحدثوني ما هي؟ فوقع الناس في شجر الوادي قال عبد الله ووقع في نفسي انها النخلة فاستحييت ثم قالوا احدثنا ما هي يا رسول الله فاهي النخلة"[8]

ترجمہ: ''ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے کبھی نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے؟ تو لوگ جنگلی درختوں کے بارے میں سوچ وبچار کرنے لگے اور مجھے خیال آیا کہ میں بتادوں کہ وہ درخت کھجور کا درخت ہے تو مجھے حیا آگئی اور میں خاموش رہا۔ تب پھر صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ہی بتادیں کہ وہ کون سا درخت ہے؟ تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔''

وجہ تشبیہ:

(۱) حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ (متوفی ۸۵۲ھ) ''فتح الباری'' میں فرماتے ہیں کہ

وجه التشبيه بين النخلة و المسلم من جهة عدم سقوط الورق

''کھجور اور مؤمن کے درمیان جو وجہ تشبیہ ہے وہ پتوں کا نہ گرنا ہے۔''

حافظ ابن حجر اسی مقام پر مزید آگے فرماتے ہیں کہ (ان من الشجر شجرة لا تسقط ورقها) والی حدیث کو ابن اسامہ ایک طریقے سے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں :

قال: كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال: إن مثل المؤمن كمثل شجرة لا تسقط لها انملة. اتدرون ما هي؟ قالوا: لا، قال "هي النخلة، لا تسقط لها انملة ولا تسقط لمؤمن دعوة"[9]

ترجمہ: ''فرمایا کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی خدمت میں تھے کہ آپ نے فرمایا مومن کی مثال اس درخت کی طرح ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے، کیا تم جانتے وہ کونسا درخت ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ''نہیں''، آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ اس کے پتے نہیں گرتے اور مؤمن کی دعا و پکار ساقط نہیں ہوتی۔''

(۲) کھجور کی برکت اس کے تمام اجزاء میں ہوتی ہے جو ہر حال میں اس میں موجود ہوتی ہے۔ اگر خشک ہو جائے تو تب بھی قابل انتفاع ہوتی ہے۔ حتی کہ اس کی گری پڑی کھجوریں اور گٹھلیاں بھی جانوروں کے چارے کے کام آجاتی ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی فوائد ہیں جو مخفی نہیں ہیں۔ اسی طرح مومن کی برکت بھی ہر حال میں عام ہوتی ہے اور ہمیشہ مفید ہوتی ہے۔ حتی کہ وصال کے بعد بھی مؤمن کی برکتیں دوسروں کے لیے قابل انتفاع رہتی ہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ

کھجور کی مؤمن کے ساتھ مشابہت اس کی کثرت خیر میں ہے۔ نیز ہر وقت برکتوں کی چھاؤں میں ہوتے ہیں اور اس کا پھل بھی اچھا اور پاکیزہ

ہوتا ہے اور ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ حتیٰ کہ خشک ہونے کے بعد بھی پھل کھایا جاتا ہے۔ پھل کے خشک ہونے کے بعد بھی بہت سارے منافع کیے جا سکتے ہیں،اس کے گابھے،پتے،اور ٹہنیوں سے مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں،اسی طرح مؤمن بھی سارا کا سارا بھلائی والا ہے۔ کثرت اطاعت اور اخلاق کا پیکر ہوتا ہے ہمیشہ نماز،روزہ، تلاوت،ذکر واذکار اور صدقہ اور صلہ رحمی میں مشغول رہتا ہے۔یہی وجہ تشبیہ ہے۔[10]

(۳)امام نووی ایک اور وجہ تشبیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قیل وجہ التشبیہ أن اذا قطع رأسھا ماتت بخلاف باقی الشجر

"ترجمہ:ایک قول یہ ہے کہ کھجور کے درخت اور مومن کے درمیاں وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر اکٹ جائے تو یہ بھی(انسان کی طرح)مر جاتا ہے۔ برخلاف باقی درختوں کے۔"

جس طرح کھجور کے درخت کی خوبصورتی اور اس کے پھل کی تروتازگی اور خوش ذائقہ اس طرح مومن کی صورت حال ہے کہ مؤمن بھی خوش اخلاق اور تروتازگی سے مزین اور حسن نیت والا ہوتا ہے۔

دوسری مثال

المؤمن کالا ترجۃ

(مؤمن سنگترے کی طرح ہے)

بخاری شریف میں ہے کہ

عن ابی موسیٰ الاشعری قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الأترجۃ ریحھا طیب وطعمھا طیب ۔[11]

ترجمہ:"حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال سنگترے کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی بہت اچھی ہے اور اس کا ذائقہ بھی خوش کن ہے۔"

وجہ تشبیہ:

(۱)حاشیہ سندی میں ہے کہ

"ھی من افضل الثمار لکبر جرمھا حسن منظرھا و طیب طعمھا ولونھا یسر الناظرین"[12]

ترجمہ:"سنگترہ جسامت میں بڑا ہونے کی وجہ سے اور دلکش دیکھاوے اور خوش کن اچھے ذائقے کی وجہ سے سب پھلوں سے افضل ہے۔اس کا رنگ دیکھنے والوں کو سرور بخشتا ہے۔"

حاشیۃ السندی میں مزید لکھا ہے کہ:

"وفیہ وجہ الشبیہ للایمان بالطعم لکونہ خیرا باطنیا لا یظھر لکل احد و القرآن بالریح الطیب ینتفع بسماعہ کل احد"[13]

ترجمہ: ''اس میں ایمان کو خوش ذائقے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ یہ باطنی طور پر بہت بہتر ہوتا ہے ہر ایک کو ظاہر نہیں ہوتا۔ اور قرآن کو اچھی خوشبو کے ساتھ سے تشبیہ دی گئی ہے کہ قرآن سننے والا ہر ایک اس سے مستفید ہوتا ہے۔''

(۲) جس طرح سنگترے کو دوسروں پھلوں پر بلندی مرتبہ حاصل ہے اسی طرح مؤمن کی بھی شان بلند ہے۔

(۳) جس طرح سنگترے کے مختلف اور کئی فوائد اور منافع ہیں۔ اسی طرح مؤمن کی بھی کئی اور کثیر بھلائیاں اور انتفاع ہیں۔

(۴) جس گھر میں سنگترہ ہو جنات اس گھر کے قریب بھی نہیں آتے اسی طرح جس مومن کے پاس قرآن ہو شیطان اس کے قریب بھی نہیں بھٹکتا۔

تیسری مثال

المؤمن کالنحلة

(مؤمن شہد کی مکھی طرح ہے)

صحیح ابن حبان میں ہے کہ

عن ابن زرين قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن مثل النحلة لا تأكل الاطيبا ولا نفع الاطيبا[14]

ترجمہ: ''ابن زرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کہ سی ہے کہ وہ صرف پاکیزہ کھاتی ہے اور پاکیزہ (پاکیزہ شہد) بناتی ہے۔''

وجہ تشبیہ:

(ا) اس کے تحت فیض القدیر میں ہے کہ:

وجه الشبه فى الحديث: حذق النحل وفطنته وقلة اذاه وحقارته و منفعته وقنوعه و سعيه فى الليل تنزهه عن الاقذار وطيب اكله وأنه لا يأكل من كسب غيره و طاعته لاميره و أن للنحل آفات تقطعه عن عمله منها الظلمة و الغيم والريح والدخان والماء والنار و كذلك المؤمن له آفات تفقره عن عمله ظلمة الغفلة وعلم الشك وريح الفتنة ودخان الحرام ونار الهوى[15]

ترجمہ: ''اس حدیث میں وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کی مکھی ذہین فطین ہوتی ہے اور اس کی تکلیف اور معمولی پن بہت کم ہوتا ہے۔ مفید اور قناعت پسند ہوتی ہے۔ وہ شہد کو کچرے سے پاک رکھتی ہے اور اس کا شہد بھی بہت اچھا ہوتا ہے اور وہ غیر کی کمائی سے نہیں کھاتی اور اپنے امیر کی فرمانبردار ہوتی ہے۔ اور شہد کی مکھی کی کچھ آفات بھی ہیں جو اس کو کام سے روک رکھتی ہیں جیسے اندھیرہ، بادل، ہوا، دھواں، پانی اور آگ۔ اسی طرح مؤمن کی بھی کئی آفات اور آزمائش ہیں جو اس کو اصل مقصد میں آڑے آتی ہیں جیسے غفلت کی تاریکی، شک کا دھواں، فتنہ کی ہوا، کا دھواں اور خواہشات کی آگ۔''

(۲) جس طرح شہد کی مکھی پاکیزہ کھاتی ہے اور اور پاکیزہ پیدا کرتی ہے، اسی طرح مؤمن بھی پاکیزہ کھاتا ہے اور اس سے صرف وہی امور صادر ہوتے ہیں جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہوں۔

(۳) جس طرح، شہد کی مکھی بہت سے فوائد اور منافع والی ہے اسی طرح مؤمن بھی اپنے ساتھی کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے اور اگر اس سے مشورہ لیا جائے تو نفع بخش مشورہ دیتا ہے۔ اور اگر اس کی مجلس اختیار کی جائے تو پھر بھی نفع ہی دیتا ہے۔ مؤمن منافع کا پیکر ہے۔

چنانچہ ابوداؤد شریف میں ہے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصاحب الا مؤمنا ولا يأكل طعامك الا تقي۔[16]

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو صرف مؤمن کی ہی صحبت اختیار کر اور تیرا کھانا متقی پرہیز گار ہی کھائے۔''

کیونکہ مؤمن کی طبیعت اور اس کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے صرف نفع بخش اور بھلائی والے امور صادر ہوں۔

چوتھی مثال:

المؤمن كالفرس

(مؤ من گھوڑے کی طرح ہے)

مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ

''عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الفرس على آخيته يجول ثم يرجع الى آخيته وان المؤمن يسهو ثم يرجع الايمان''[17]

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مؤمن کی مثال اس گھوڑے کی طرح ہے جو اپنے کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے دوڑتا پھرتا ہے لیکن اپنے کھونٹے کی طرف ہی لوٹ کر آتا ہے۔ اور بے شک مؤمن بھی بھول جاتا ہے اور ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔''

اسی طرح امام بیہقی شعب الایمان میں ایک روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ

''وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم ،قال مثل المؤمن و مثل الايمان كمثل الفرس في آخيته يجول ثم يرجع الى آخيته و ان المؤمن يسهو ثم يرجع الى الايمان فاطعموا طعاما كم الاتقياء وأولوا معروفكم المؤمنين۔[18]

ترجمہ ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنے کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہو، دوڑتا پھرتا ہے لیکن اپنے کھونٹے کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اور مؤمن بھول جاتا ہے (خطا کا مرتکب ہو جاتا ہے) اور پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ تم اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور مؤمنو کے ساتھ بھلائی کرو۔''

وجہ تشبیہ:

مؤمن کا ایک ہی ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ ہمیشہ لوٹ کر آتا ہے وہ اس کا رب ہی ہے۔ مؤمن گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے اس مین بھٹک جاتا ہے۔ رب سے دور نکل جاتا ہے لیکن چونکہ اس کا ایمان پختہ ہوتا ہے یہی ایمان اس مؤمن کو اس کی اصل کی طرف لے آتا ہے۔ اس کو اس کے رب کی طرف لے آتا ہے۔ مؤمن شرمندہ ہوتا ہے، استغفار کرتا ہے اور رب کی بارگاہ کی طرف رجوع لے آتا ہے۔

خلاصۃ البحث

مشہور حکمت بھرا قول جس سے نصیحت اور عبرت مقصود ہو مثل کہلاتا ہے۔

چنانچہ احادیث میں مؤمن کے بارے میں بیان کی گئی کثیر امثال میں سے چند ایک جو میں نے پیش کی ہیں وہ یہ ہیں؛

- **"المؤمن کالنخلة"** مؤمن سراپا فوائد و منافع میں کھجور کے درخت کی طرح ہے۔
- **"المؤمن کالاترجة"** مؤمن بلندئ مرتبہ و شان اور کثیر الفوائد والا ہونے میں سنگترے کی طرح ہے۔
- **"المؤمن کالنحلة"** مؤمن افادیت، قناعت پسندی، پاکیزگی اور بہترین امور کے صدور میں شہد کی مکھی کی طرح ہے۔
- **"المؤمن کالفرس"** مؤمن ایمان کی پختگی اور بار بار رجوع کرنے میں گھوڑے کی طرح ہے۔

حوالہ جات:

[1] الافریقی، علامہ ابن منظور، لسان العرب، جلد ۱۱، ص ۶۱۰، مادۃ م، ث، ل، مطبوعہ دار الحدیث، مصر

[2] العسکری، ابی ھلال، جمھرۃ الامثال، ص ۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

[3] سورۃ عنکبوت: ۴۳، منزل من اللہ، قرآن ہاؤس لاہور

[4] سورۃ الزمر: ۲۷، منزل من اللہ، قرآن ہاؤس لاہور

[5] البیھقی، امام ابی بکر احمد بن الحسین، شعب الایمان، جلد ۵، ص ۳۰۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

[6] الرامھرمزی، محمد بن عبد الرحمن بن خلاد، امثال الحدیث، ص ۶، دار الحدیث، القاہرہ، مصر

[7] نیشاپوری، امام مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، باب مثل المؤمن مثل النخلة، جلد ۴، حدیث نمبر ۲۱۶۴، مطبوعہ: دار المعرفة

[8] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب العلم، جلد ۱، حدیث نمبر ۶۱، مطبوعہ، دار ابن کثیر

[9] عسقلانی، حافظ احمد بن علی بن حجر، فتح الباری، کتاب العلم، ب ۴، حدیث نمبر ۶۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

[10] امام نووی، شرح صحیح المسلم، جلد ۱۷، ص ۱۵۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

[11] الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، کتاب الامثال، باب ماجاء فی مثل المؤمن، جلد ۵، ص ۱۴۹، حدیث نمبر ۲۸۶۵، مطبوعہ، دار ابن کثیر

[12] السندی، ابو الحسن الکبیر محمد بن عبد اللہ الھادی، حاشیہ السندی، جلد ۶، ص ۴۴۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

[13] السندی، ابو الحسن الکبیر محمد بن عبد اللہ الھادی، حاشیہ السندی، جلد ۶، ص ۴۴۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

[14] السیوطی، امام جلال الدین بن ابی بکر، جامع الصغیر، جلد ۱، ص ۱۰۷۹، حدیث نمبر ۱۰۷۸۶، مطبوعہ، دار الکتب العلمیہ

[15] المناوی، محمد عبدالرؤف، فیض القدیر، جلد ۵، ص ۵۱۲، مطبوعہ ،دار الکتب العلمیہ

[16] السجستانی، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، جلد ۲، ص ۶۷۵، حدیث نمبر ۴۸۲۳، مطبوعہ ،دار ابن الجوزی

[17] حنبل ،احمد بن محمد، مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۲، ص ۲۸، حدیث نمبر ۱۱۲۵۲، مطبوعہ ،دار الکتب العلمیہ

[18] البیھقی ،امام ابی بکر احمد بن الحسین، شعب الایمان، جلد ۷، ص ۴۵۲، حدیث نمبر ۱۰۹۶۴

References

1. Al-Afriqi, Allama Ibn Manzoor, Lasan al-Arab, Vol. 11, p. 610, Madat-e-M, Th, L, Dar-ul-Hadith, Egypt
2. Al-Askari, Abi Hilal, Jamhrat al-'Addah, p. 5, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon
3. Surah Ankabut: 43, Manzil Minallah, Quran House, Lahore
4. Surah Al-Zamar: 27 Manzil Minallah, Quran House Lahore
5. Al-Bayhaqi, Imam Abi Bakr Ahmad bin al-Husayn, Sha'b al-Iman, Vol. 5, p. 307, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon
6. Al-Ramharmazi, Muhammad b. 'Abd al-Rahman b. Khalad, A'id al-Hadeeth, p. 6, Dar al-Hadith, Al-Qahra, Egypt
7. NishaPuri, Imam Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim, Bab Misl al-Mu'min Misl al-Nakhla, Vol. 4, Hadith No. 2164, Dar-ul-Mu'rifa
8. Al-Bukhaari, Muhammad ibn Isma'il, Sahih Al-Bukhaari, Kitab al-Ilm, Vol. 1, Hadith No. 61, Matbu'ah, Dar Ibn Kathir
9. Asqalani, Hafiz Ahmad bin Ali bin Hajar , Fath al-Bari, Kitab-ul-Ilm, Vol. 4, Hadith No. 61, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon
10. Imam Al-Nawawi, Sharh Sahih al-Muslim, Vol. 17, p. 154, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon
11. Al-Tirmidhi, Muhammad b. Isa, Sunan al-Tirmidhi, Kitab al-'Imad, Bab Maja fi Misl al-Mu'min, Vol. 5, p. 149, Hadith No. 2865, Dar ibn Kathir
12. Al-Sandi, Abu l-Hasan al-Kabir Muhammad b. 'Abd Allah al-Hadi, Hashiya al-Sundi , vol. 6, p. 440, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon
13. Al-Sandi, Abu l-Hasan al-Kabir Muhammad b. 'Abd Allah al-Hadi, Hashiya al-Sundi , vol. 6, p. 440, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon
14. Al-Sayuti, Imam Jalal-ud-Din ibn Abi Bakr, Jami al-Sa'ani, vol. 1, p. 1079, Hadith No. 10786, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah
15. Al-Manawi, Muhammad Abdul Raouf, Fayd Al-Qadeer, Jald5, p. 512, printed, Dar Al-Kitab Al-Ilmiyya
16. Al-Jasistani, Suleiman ibn Ash'ath, Sunan Abi Dawud, Vol. 2, p. 675, Hadith No. 4823, Dar Ibn al-Jawzi
17. Hanbal, Ahmad bin Muhammad, Musnad Imam Ahmad bin Hanbal, Vol. 2, p. 28, Hadith No. 11252, Dar-ul-Kutub Al-Ilmiyyah
18. Al-Bayhaqi, Imam Abi Bakr Ahmad ibn al-Husayn, Sha'b al-Iman, Vol. 7, p. 452, Hadith No. 10964